

چراغ کی لو (ہاجرہ مسرور)

08

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

الفاظ	مفہوم
چراغ کی لو	دیے کا شعلہ۔ دیے کی لاٹ
بھیا نک	خوف ناک
ڈھانچے	ہڈیوں کے پنجر۔ خاکے
جی اُلٹنا	دل گھیرانا
چرمایا	بے ڈھنگی آواز پیدا کرتے ہوئے دروازہ کھلا
جھلا کر	حواس باختہ ہو کر
وحشت زدہ	خوف ناک
مانوس	شناسا۔ واقف
کچھڑی ڈاڑھی	الجھے ہوئے بالوں والی ڈاڑھی جس میں سفید اور سیاہ بال ہوں
لکیروں سے پٹی ہوئی پیشانی	بڑھاپے یا مسلسل پریشانی سے ماتھا سلوٹوں سے بھر گیا تھا۔
بیڑی	ڈھاک کے پتے میں تمباکو رکھ کر بنایا گیا دیسی سگریٹ
طاق	مخرب دار ڈاٹ۔ دیوار میں چراغ رکھنے کے لیے بنائی گئی چھوٹی سی الماری
جھونجھ	گھونسلہ۔ الجھے ہوئے گھونسلہ نما بال
چھالیشن	ستا پھول دار کپڑا
چیتھرے	پھٹے پرانے کپڑے
گدڑوں	پیوند لگے پھٹے ہوئے کپڑے
لیرے لیرے	پھٹے پرانے۔ چیتھرے
گھیر گھار والا پاجامہ	سوتی کپڑے کا کھلے گھیرے والا پاجامہ

دالان	برآمدہ۔ کھلا ہوا دار کمر
پٹی	چارپائی کے پہلو کی لکڑی
ٹھکے دار کھانسی	مسلل خشک کھانسی جو ٹی بی کے مرض میں ہوتی ہے۔
ہُن برسن	دولت کی ریل پیل ہونا
دور مونی تجھے اپنی نکلیا کی روٹی سے مطلب	چلو ہنوبد بخت اپنے کام سے کام رکھو۔ تجھے کسی کی دولت سے کیا غرض
بھونڈی	بدنما، بد صورت
لالے پڑنا	فکر لاحق ہونا، خطرے میں پڑنا
لوٹڈی	لڑکی، غلام عورت
کوڑی کی دوا	معمولی رقم کی دوا
گھریار کا کرنا	شادی کر دینا
دماغ چلنا	پاگل ہو جانا، دماغ خراب ہونا
اٹھواروں	آٹھویں دن
پیروں کا قیمہ بننا	ہجوم کے باعث پاؤں کا کچلا جانا
بھری ہوئی پتلیاں	موت کے آثار ظاہر ہونا، حالت خراب ہونا
قناعت کرنا	اکتفا کرنا، صبر کرنا
بیچ و تاب کھانا	سخت بے چین ہونا
ڈھنڈورا پیٹنا	منادی کرنا، جا بجا کہتے پھرنا، واویلا کرنا

(بورڈ 2007, 08, 09, 11, 17, 19, 22)

خلاصہ:

ہاجرہ مسرور معروف افسانہ نگارہ تھیں۔ ”چراغ کی لو“ ان کا معروف افسانہ ہے جس میں ام الخبائث غربت کے اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

شام کی اداس تاریکی بڑھتی جا رہی تھی اور گھر کی دیواریں اندھیرے میں ڈوب کر بڑی بھیانک لگ رہی تھیں۔ اچھن بے چینی کے ساتھ اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی جو کام سے آ کر بغیر بتائے کہیں چلا گیا تھا۔ اسے گھر کی سنسان تاریکی میں ہر طرف سفید کپڑوں میں لپٹے ہوئے ڈھانچے گھومتے پھرتے نظر آتے تھے۔ یہ تو اس کا وہم ہی وہم تھا کیوں کہ جسم کی کمزوری کے ساتھ ساتھ اس کا دماغ بھی کمزور ہو گیا تھا۔ وہ رونا چاہتی تھی مگر آنسو اس کے حلق میں پھنس کر رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اچھن کا باپ گھر واپس آ گیا۔ اندھیرے میں چارپائی سے ٹھوکر کھائی تو

پوچھا کہ اب تک چراغ کیوں نہیں جلایا؟ اس نے ایک بیڑی سلگائی اور چراغ جلانے کے لیے دیا سلائی کی ڈبیا اچھن کو دے دی۔ بیڑی کے دھوئیں سے اچھن کا جی اٹنے لگا تو اس نے اپنے باپ کو منع کیا جس پر باپ کو غصہ آیا۔ اچھن نے دالان میں پہنچ کر دیا سلائی سے سیاہ طاق میں رکھے ہوئے چراغ پر مدھم سی لوروشن کر دی اور اپنا سر طاق کے برابر ٹیک کر اُسے پتلیاں پھرا پھرا کے دیکھنے لگی۔ وہ اس طرح کھڑی بڑی بھیا تک لگ رہی تھی جیسے وہ دیوار سے ٹک کر مر گئی ہو۔

ابھی دوسرا ہی سال تھا کہ اسی حالت میں باپ نے اچھن کی ماں کو بستر پر پڑے دیکھا تھا۔ اچھن کے باپ کے پاس اس کے کفن و دفن کے لیے پیسے نہ تھے۔ جس پر اس کے مالک نے اسے پچیس روپے کی امداد دی تھی اور اب اچھن کی حالت بھی ویسی ہی تھی جسے دیکھ کر اس کا باپ بے چارہ سوچ میں پڑ گیا۔ اچھن کا باپ ایک تاجر کی دکان پر دس روپے ماہوار پر نشی کا کام کرتا تھا۔ وہ اچھن کو سرکاری ہسپتالوں کی دوائیں ہی دلا سکتا تھا جو مزید بیمار کرتی ہیں۔ بیس سال گزرنے کے باوجود اُس کی تنخواہ میں اضافہ نہیں ہوا تھا جب کہ مہنگائی بہت بڑھ گئی تھی۔ اُس نے جب یہ دیکھا کہ مل مزدوروں، کسانوں اور بوجھ اٹھانے والوں کا معاوضہ بڑھ گیا ہے تو اُس کے دل میں خیال آیا کہ وہ مالک سے تنخواہ بڑھانے کی درخواست کرے۔ مالک نے اُس کا ارادہ بھانپ کے اُس کی غلطیاں نکالنی شروع کر دیں تو اُسے ڈر لگنے لگا کہ کہیں ان دس روپوں کے لالے بھی نہ پڑ جائے۔ پاس پڑوس والے اس سے کہتے کہ لڑکی کی شادی کر دو۔ اچھا کھائے پیے گی تو خود ہی اچھی ہو جائے گی۔ مگر وہ یہ نہ سوچتے کہ غریب کی لڑکی کسی غریب کے گھر ہی جائے گی نا! اور غریب کی بیوی کیا کھائے گی اور کیا پہنے گی؟

اچھن دیوار سے سر ٹیکے یوں کھڑی تھی جیسے اس کی جان ہی نکل گئی ہو۔ باپ کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ یہ سوچ رہی ہے کہ ذرا چراغ کی لو بڑھا دے۔ یہ سن کر باپ پر سے بھاری بوجھ ہٹ گیا کہ اتنی معمولی سی بات کے لیے وہ اتنی دیر سے یوں کھڑی تھی۔ باپ نے جواب دیا کہ رش کی وجہ سے دو پیسے کا مٹی کا تیل بڑی مشکل سے ملتا ہے اور تو روز روز لو بڑھانے کی ضد کرتی رہتی ہے۔ تجھے اتنا ہی تیل مل سکتا ہے کہ چراغ جلتا رہے۔ اچھن کو اپنے باپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ اس قدر معمولی روشنی پر اکتفا کیوں کرتا ہے جب کہ گلی کے کٹر پر دو منزلہ گھر میں رات بھر لالٹینیں روشن رہتی ہیں۔ اچھن کا پاگل دماغ یہ سوچ ہی نہ سکا کہ اگر چراغ کی لو بڑھانے کے لیے لڑ بھڑ کر بازار سے تیل ملنے بھی لگے تو اس کے لیے روز دو پیسے کہاں سے آئیں گے؟ جب کہ اس کے باپ کو بس اتنا ہی معاوضہ ملتا ہے کہ وہ گھر میں موجود چراغ کی طرح جینے کی بھونڈی سی نقل اُتار سکتا ہے۔ اچھن پیچ و تاب کھاتی ہوئی اپنی چار پائی پر لڑھک گئی۔ اس کا جی گھبرا رہا تھا اور اسے سارے گھر میں گھومتے پھرتے ڈھانچے دکھائی دے رہے تھے اور ان کی ہڈیوں کی چیخ اور نئے سفید کپڑوں کی مدھم کھڑکھڑاہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ زور زور سے رونا چاہتی تھی مگر آنسوؤں کا ذخیرہ اس کے حلق میں پھنس کر رہ گیا۔

پیرا گراف کی تشریح

اقتباس: دکان میں ہن برس رہا تھا۔ مالک کے نام پر بینک میں سونے چاندی کے پہاڑ کھڑے ہو رہے تھے تو اسے کیا۔ وہی مثل کہ بی بی عید آئی۔ جواب ملا۔ دور موئی تجھے اپنی ٹکیا روٹی سے مطلب..... اسے تو جیسے اپنے دس روپوں کے سائے میں بٹھا دیا گیا تھا۔ جہاں ضروریات زندگی کی قیمتوں کا دائرہ روز بروز تنگ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ اس نے سنا کہ مل مزدوروں نے مہنگائی بھتہ لینا شروع کر دیا۔ کسانوں کی بن آئی۔ معمولی دکانوں کے ملازموں کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہو گیا اور یہاں تک کہ بوجھ اٹھانے والوں نے بھی اپنی مزدوری بڑھا دی تو اس کے دل میں بھی امنگ اٹھی کہ مالک سے صاف کہ دے کہ میری تنخواہ بڑھاؤ.....

(بورڈ 2018ء)

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: چراغ کی لو

مصنفہ کا نام: ہاجرہ مسرور

سیاق و سباق:

اچھن اندھیرے اور تنہائی سے خوف زدہ ہو کر اپنے باپ کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کے ذہن پر ہڈیوں کی چیخ اور نئے سفید کپڑوں کی کھڑکھڑاہٹ چھا گئی۔ باپ گھر آیا تو اس نے چراغ کی ٹمٹمی لو میں اپنا سردیوار کے ساتھ ٹیک دیا۔ باپ اچھن کی حالت دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا اور اسے اچھن کی ماں یاد آئی جو اسی کیفیت میں مری پڑی تھی لیکن بجائے رونے کے وہ کفن کے لیے فکر مند تھا۔ وہ بیچارہ دس روپے ماہوار کا ادنیٰ سا ملازم تھا۔ اس کے سامنے مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی تھی اور وہ اپنی تنخواہ بڑھانے کی آرزو بھی نہیں کر سکتا تھا اچھن نے چراغ کی لو بڑھانے کی خواہش کی تو باپ کو غصہ آ گیا۔ غریب کی زندگی چراغ کی لوجھسی ہوتی ہے۔ جس طرح چراغ کی بے نام روشنی ہے اسی طرح غریب کی زندگی جینے کی بھونڈی سی نقل ہے۔ اچھن رونا چاہتی تھی مگر آنسوؤں کا ذخیرہ اُس کے حلق میں پھنس کر رہ گیا۔

تشریح: ہاجرہ مسرور معروف افسانہ نگارہ تھیں۔ چراغ کی لوان کا معروف افسانہ ہے جس میں ام النبیات غربت کے اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔ زیر تشریح نثر پارے میں مصنفہ نے اچھن کے گھر کی عسرت کا تذکرہ کیا ہے۔ ہر وہ معاشرہ جو مختلف طبقات میں بٹا ہوا ہو۔ وہاں نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے زندگی گزارنا انتہائی دشوار ہو جاتا ہے۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ انھیں بھی اسباب زندگی میسر ہوں لیکن یہ خواب عام طور پر شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔ اچھن کا باپ جس دکان پر حساب کتاب لکھا کرتا تھا، ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے دولت کے انبار اکٹھے کرنے لگی۔ مالک نے لڑائی شروع ہونے سے قبل جو چیزیں دو پیسے کو لے کر دکان میں بھری تھیں وہ لڑائی شروع ہوتے ہی مہنگی ہوتی چلی گئیں۔ یہاں تک کہ دو پیسے کی چیز نے آٹھ دس گنا نفع دیا گویا جیسے جیسے چیزیں پرانی ہوتی گئیں ویسے ویسے قیمتی بھی۔ مالک کے نام پر بینک میں سونے چاندی کے پہاڑ کھڑے ہو رہے تھے۔ دولت بے حساب جمع ہونے لگی، مالک کی ذخیرہ اندوزی نے لاکھوں کا منافع دیا لیکن منشی بیچارہ دس روپے ماہوار کا ہی ملازم رہا۔ مثل مشہور ہے کہ ”بی بی عید آئی۔ جواب ملا۔“ ”دور موئی تجھے اپنی ٹکیا روٹی سے مطلب“ یعنی غریب بے چارہ روزگار کے مسائل میں ایسا الجھتا ہے کہ خوشی کا لمحہ بھی اس کی زندگی میں مسرت نہیں لاتا۔ مالک کے نام پر اگر دولت کے انبار جمع ہو رہے تھے تو اس سے منشی کو کیا فائدہ اسے تو جیسے دس روپے بھی بڑی جان جو کھم سے ملتے اور دس روپے کی حقیر رقم اس کے لیے زندگی کی ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ تھی۔ حالاں کہ مہنگائی نے قیمتوں میں ایسا اضافہ کیا کہ زندگی گزارنا دو بھر ہو چکا تھا اور بنیادی ضرورتیں اس کے گرد آڑھ تنگ کر نے لگیں۔ اچھن کے باپ نے سنا کہ مل مزدوروں نے بھی مہنگائی بڑھتے ہی اضافی تنخواہ کا مطالبہ کر دیا اور کسانوں کی بھی سنی گئی، ہر شعبہ زندگی اور ہر سطح پر لوگوں کی تنخواہوں اور معاوضوں میں اضافہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ معمولی دکانوں کے ملازموں کی تنخواہوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ بوجھ اٹھانے والے مزدوروں نے بھی اپنے معاوضے میں اضافہ کو دیا۔ غرض حالات کے پیش نظر مہنگائی کے ساتھ ساتھ آمدن بھی بڑھنے لگی تو اس غریب منشی کے دل میں بھی خواہش اٹھی کہ مالک سے صاف کہہ دے کہ میری تنخواہ میں بھی اضافہ کرے کیوں کہ بیس سال قبل بھی بیچارہ دس روپے پاتا تھا حالاں کہ اب مہنگائی بہت بڑھ گئی تھی جب اچھن کی ماں مری تو آٹا چار سیر روپے کامل جاتا تھا اور اب لڑائی کے بعد ڈھائی روپے سیر بھی مشکل سے ملتا ہے۔ یہی نہیں زندگی کی تمام بنیادی ضرورتیں بڑھ چکی تھیں لیکن وہ بے چارہ اپنا معاوضہ ہی پارہا تھا۔

میکسم گورکی نے کہا تھا کہ ”لوگوں کی اکثریت زندگی گزارنے کی تیاریوں میں ساری زندگی گزار دیتی ہے“۔ طبقاتی معاشرے میں افلاس زدہ طبقے کی موجودگی بتاتی ہے کہ سبھی لوگوں کو ان کے حقوق میسر نہیں ہیں۔ لوگ نا سنجی کی وجہ سے، کمزور ہونے کی وجہ سے، اپنی صلاحیتوں، اپنی اہمیت سے ناواقف ہونے کی بنا پر خود کو بے بس محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اچھن کا باپ اپنے آپ کو بے بس محسوس کرتا ہے تو تنخواہ میں اضافے کے خیال پر خود کو مطمئن کرنے لگتا ہے۔

اقتباس: اسے اپنے باپ پر غصہ آ رہا تھا کہ آخر وہ اس برائے نام روشنی پر قناعت کیوں کرتے ہیں؟ مٹی کا تیل اسے روزانہ کیوں نہیں ملتا؟ جب جب کہ گلی کے کٹڑ والے خوب صورت دو منزلہ گھر میں تمام رات بڑی بڑی لالٹینوں کی روشنی ہوتی رہتی ہے..... لیکن اس کا جھنجھلایا ہوا دماغ یہ سوچ ہی نہ سکا کہ اگر تیل لڑے بھڑے ملنے بھی لگے تو اس مد کے لیے دو پیسے روز کس کے گھر سے آئیں گے جب کہ اس کے باپ کو سخت محنت کی قیمت صرف اتنی ہی ملتی ہے کہ وہ جیسے تو کیا ہاں جینے کی بھونڈی نقل اتار تار ہے۔

(بورڈ 16، 2007)

حوالہ متن: سبق کا عنوان: چراغ کی لو

مصنف کا نام: ہاجرہ مسرور

سیاق و سباق:

اس اقتباس کے لیے پہلے دیا گیا سیاق و سباق موزوں ہے۔

تشریح: ہاجرہ مسرور معروف افسانہ نگارہ تھیں۔ چراغ کی لو ان کا معروف افسانہ ہے جس میں ام الخباثت غربت کے اثرات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

زیر تشریح نثر پارے میں مصنفہ نے اچھن کے گھر کی عسرت کا تذکرہ کیا ہے۔ انسانی خواہشات کا تعلق ضروریات سے ہوتا ہے یا ماحول سے، انسان کو جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان کے حصول کی خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے بعض اوقات انسان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن جب انسان یہ دیکھتا ہے کہ فلاں فلاں نعمت دوسرے لوگوں کے پاس موجود ہے تو اس کا جی بھی چاہتا ہے کہ وہ بھی ان نعمتوں سے مستفید ہو۔ اچھن جب دیکھتی ہے کہ محلے میں گلی کی کٹڑ پر موجود گھر ساری رات روشن رہتا ہے تو وہ بھی چاہتی ہے کہ گھر میں موجود چراغ کی لو بڑھالے لیکن باپ اس پر راضی نہیں ہوتا کیوں کہ اس کے نزدیک اندھیرے کو روشنی میں بدلنا پاگل پن کے مترادف تھا۔ ”چراغ کی لو“ اپنے اختتام پر پہنچ کر طبقاتی فرق کو دو ٹوک انداز میں نمایاں کرتا ہے۔ ہاجرہ مسرور اچھن کے معصومانہ سوالوں کے ذریعے اس امتیاز کو واضح کرتی ہے۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ ”میں نے کوئی امیر ایسا نہیں دیکھا جس نے کسی غریب کا حق غصب نہ کیا ہو“۔ اچھن دکھائی دینے والا فرق محسوس کرتی ہے، باپ کے سامنے اس کا اظہار بھی کر دیتی ہے لیکن وہ اس حقیقت کے پس پردہ موجود پیچیدگی کو سمجھ نہیں پاتی کہ معاشرے میں موجود طبقاتی فرق کب سے موجود ہے اور کیوں موجود ہے لیکن اس تسلط کو وہ برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اپنے باپ کے لیے بھی اس کے دل میں غصہ بھر جاتا ہے کہ وہ اس تقسیم کو کیوں قبول کیے ہوئے ہے۔ یہ روشنی جو اندھیرے کو دور نہیں کر سکتی یہ نہ ہو تو بہتر ہے۔ کم سے کم یہ تسلی تو نہ ہو کہ چراغ روشن ہے۔ اچھن طبقاتی تقسیم کو ختم کرنے کی خواہش مند ہے لیکن یہ نہیں جانتی کہ یہ تبدیلی کیسے ممکن ہے۔

یہاں یہ واضح رہے کہ انسانی ضروریات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(i) بنیادی یا اقتصادی ضروریات جن میں غذا، لباس، گھر، دوا دارو اور تعلیم وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) سماجی ضروریات جن میں سنگت (Relatedness)، شناخت، سوچ کی سمت کا تعین، نئے نظریات کی تشکیل اور پرانے نظریات پر نظر ثانی کرنا شامل ہے۔

ایک منظم اور فلاحی معاشرے میں انسان کی یہ دونوں طرح کی ضروریات پوری ہوتی ہیں لیکن برصغیر کا معاشرہ ماضی کی طرح آج بھی لوگوں کی سماجی ضروریات تو ایک طرف رہیں بنیادی ضروریات بھی فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ امیر اور غریب کی تقسیم چوں کہ انسانی فطرت کے خلاف ہے اس لیے ہر سچا انسان اس تقسیم کے خلاف ہے۔ وہ اسے مناسب الفاظ کا جامہ پہنا سکے یا نہیں۔ وہ اس کے پس پشت موجود عوامل کا تعین کر سکے یا نہ کر سکے۔ وہ فطری طور پر اسے ناپسند کرتا ہے۔ اچھن بھی اس تقسیم پر راضی نہیں اور اسے بدلنے کی خواہش رکھتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

س۔ درست جواب کے گردہ دائرہ لگائیں۔

- 1۔ ہاجرہ مسرور کا سن ولادت ہے:

(A) 1929ء	(B) 1928ء	(C) 1926ء	(D) 1920ء
-----------	-----------	-----------	-----------
- 2۔ شام کی تاریکی میں ہر چیز پڑتی جا رہی تھی:

(A) سفید	(B) کالی	(C) دھندلی	(D) چمکیلی
----------	----------	------------	------------
- 3۔ دیواریں اندھیرے میں ڈوب کر ہوتی چلی جا رہی تھیں:

(A) خوفناک	(B) بھیانک	(C) چھوٹی	(D) بڑی
------------	------------	-----------	---------
- 4۔ اچھن کو لگا جیسے وہ نہا گئی ہو:

(A) سفید رنگ میں	(B) سیاہ رنگ میں	(C) انتظار میں	(D) موت میں
------------------	------------------	----------------	-------------
- 5۔ اندھیرا اور تنہائی اس کا جی الٹنے لگا تو اٹھ کر بیٹھ گئی:

(A) سوئی ہوئی	(B) کھانستی ہوئی	(C) لیٹی ہوئی	(D) چلتی ہوئی
---------------	------------------	---------------	---------------
- 6۔ اچھن کو انتظار تھا:

(A) باپ کا	(B) ماں کا	(C) تیل کا	(D) روشنی کا
------------	------------	------------	--------------
- 7۔ اچھن کا جی چاہا کہ زور زور سے:

(A) ہنسنے	(B) روئے	(C) بھاگے	(D) چیخے
-----------	----------	-----------	----------
- 8۔ اچھن کو سامنے کی کوٹھری سے نکل کر سارے گھر میں گھومتے ہوئے نظر آئے:

(A) ڈھانچے	(B) کبوتر	(C) ہرن	(D) لوگ
------------	-----------	---------	---------
- 9۔ ڈھانچے کون سے کپڑوں میں لیٹے ہوئے تھے:

(A) سفید	(B) کالے	(C) نیلے	(D) سرخ
----------	----------	----------	---------
- 10۔ اچھن کے باپ نے کیا پوچھا:

(A) کھانا نہیں کھایا	(B) چراغ نہیں جلایا	(C) دوا نہیں لی	(D) چائے نہیں پی
----------------------	---------------------	-----------------	------------------
- 11۔ اچھن کے باپ نے ٹھوکر کھائی:

(A) چار پائی سے	(B) پلنگ سے	(C) میز سے	(D) دروازے سے
-----------------	-------------	------------	---------------
- 12۔ اچھن کے باپ نے پوچھا:

(A) پیار سے	(B) نفرت سے	(C) جھلا کر	(D) ہنس کر
-------------	-------------	-------------	------------
- 13۔ اچھن نے باپ کو کیا چیز نہ ہونے کا بتایا؟

(A) دیاسلائی	(B) قینچی	(C) چھتری	(D) چھڑی
--------------	-----------	-----------	----------

- 14- باپ نے دیاسلائی نکال کر سلگائی: (A) موم بتی (B) بیڑی (C) لکڑی (D) تختی
- 15- اچھن کے باپ کا چہرہ بڑا نظر آیا: (A) خوب صورت (B) وحشت زدہ (C) بھیا تک (D) سانولا
- 16- اچھن کے باپ کی پیشانی پٹی ہوئی تھی: (A) بالوں سے (B) لکیروں سے (C) پسینے سے (D) پانی سے
- 17- اچھن کے باپ کی ڈاڑھی تھی: (A) سفید (B) کالی (C) سرخ (D) کھجڑی
- 18- اچھن کے باپ کی مونچھیں تھیں: (A) اونڈھی (B) سفید (C) باریک (D) بڑی
- 19- اچھن کے باپ کی آنکھیں تھیں: (A) چھوٹی (B) بڑی (C) اُلی ہوئی (D) نیلی
- 20- بیڑی کے دھویں سے اچھن کا جی رہا تھا: (A) تلملا (B) بلبلا (C) متلا (D) خوش
- 21- اچھن نے باپ کو منع کیا: (A) بیڑی پینے سے (B) چائے پینے سے (C) کھانے سے (D) سونے سے
- 22- بیڑی کا بندل تجھے پیسے کا ہونے پر اچھن کا باپ دن اور رات میں بیڑیاں پیتا: (A) دو (B) تین (C) چھ (D) چار
- 23- اچھن دیاسلائی کی ڈیاں لے کر رینگ گئی: (A) دالان میں (B) برآمدے میں (C) اپنے کمرے میں (D) بیٹھک میں
- 24- سیاہ طاق میں رکھے ہوئے چراغ پر مدھم سی چمکنے لگی: (A) لو (B) کرن (C) روشنی (D) آگ
- 25- اچھن پُتلیاں پھرا کر دیکھنے لگی: (A) اپنے باپ کو (B) چارپائی کو (C) طاق کو (D) چراغ کی لو کو
- 26- اچھن نے اپنا سر برابر ٹیک دیا: (A) چارپائی کے (B) دیوار کے (C) طاق کے (D) تکیے کے
- 27- اچھن کے باپ نے بیڑی دوبارہ پینے کے خیال سے جمادی: (A) چارپائی پر (B) بستر پر (C) میز پر (D) کان پر
- 28- اچھن کے باپ نے اچھن کو دیکھا تو اُسے لگا: (A) دھچکا (B) جھٹکا (C) بُرا (D) اچھا

- 29- اندھیرے میں پناہ ڈھونڈتی ہوئی روشنی میں کھڑی اچھن لگ رہی تھی:
- (A) خوب صورت (B) بد صورت (C) بھیانک (D) معصوم
- 30- اچھن کے الجھے الجھائے بال لگ رہے تھے:
- (A) جھونجھ جیسے (B) رسی جیسے (C) سانپ جیسے (D) رات جیسے
- 31- اچھن کے ہونٹ تھے:
- (A) بند (B) کھلے (C) نازک (D) سفید
- 32- اچھن کی پتلیاں تھیں:
- (A) پھری ہوئی (B) مڑی ہوئی (C) بند (D) کھلی
- 33- اچھن کے باپ کو لگا جیسے وہ دیوار سے ٹک کر ہو:
- (A) مرگئی (B) سو گئی (C) چپک گئی (D) بیٹھ گئی
- 34- اچھن کی ماں کو مرے ہوئے سال تھا:
- (A) پہلا (B) دوسرا (C) تیسرا (D) چوتھا
- 35- اچھن کی ماں کے مرنے پر اس کا باپ پھیر میں پڑ گیا:
- (A) شادی کے (B) قرض کے (C) جائیداد کے (D) گزروں نئے کپڑے کے
- 36- غریبوں کو امیروں کی برابری کرنے کا موقع ملتا ہے:
- (A) شادی کے بعد (B) پیدائش کے بعد (C) نوکری کے بعد (D) مرنے کے بعد
- 37- اچھن کی ماں زندگی میں ہر ایک کے سامنے پھری تھی:
- (A) سفید کپڑوں میں (B) لیرے لیرے کپڑوں میں (C) نئے کپڑوں میں (D) پرانے کپڑوں میں
- 38- اچھن کے باپ نے دروازے کھٹکھٹائے:
- (A) دوستوں کے (B) ہمسایوں کے (C) جان پہچان والوں کے (D) امیروں کے
- 39- اچھن کی ماں عرصے سے چھالیٹن کے ایک پاجامے کو ترستی رہی:
- (A) گھیز کھا روالے (B) نئے (C) پرانے (D) سفید
- 40- غریب عورت کا بے جان جسم پڑا تھا:
- (A) فرش پر (B) سڑک پر (C) چیتھڑوں گدڑوں پر (D) میز پر
- 41- اچھن کی ماں کو دنیا کے قاعدے کے بموجب چاہیے تھا:
- (A) روپیہ (B) سکون (C) کفن (D) گھر
- 42- اچھن کا باپ سب سے مایوس ہو کر پاس گیا:
- (A) مالک کے (B) والد کے (C) بھائی کے (D) دوست کے
- 43- اچھن کا باپ کتنی تنخواہ لیتا تھا:
- (A) چھ روپے (B) دس روپے (C) پچاس روپے (D) سو روپے

- 44- اچھن کا باپ دس روپے کے عوض صبح سے شام تک کیا کرتا تھا:
 (A) حساب لکھتا (B) صفائی کرتا (C) کپڑے دھوتا (D) وزن اٹھاتا
- 45- اچھن کے باپ نے مالک کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا میرے گھر میں پڑی ہے:
 (A) بے کفن لاش (B) مصیبت (C) دولت (D) پریشانی
- 46- اچھن کے باپ نے مالک سے مانگا:
 (A) قرض (B) مکان (C) کپڑا (D) پانی
- 47- تاجر مالک نے اچھن کے باپ کو روپے دیے:
 (A) دس (B) پندرہ (C) بیس (D) پچیس
- 48- اچھن دیوار سے سرٹیکے پتلیاں پھرائے تھے جارہی تھی:
 (A) باپ کو (B) دیوار کو (C) چراغ کی مدھم لو کو (D) چھت کو
- 49- جب اچھن کی ماں مری تو بازار میں آٹا روپے کا کتنے سیر تھا:
 (A) چار سیر (B) دو سیر (C) پچاس سیر (D) سو سیر
- 50- لڑائی ختم ہوتے ہی دو پیسے کی چیز نے کتنا نفع دیا:
 (A) دو گنا (B) چار گنا (C) چھ گنا (D) آٹھ دس گنا
- 51- اچھن کے باپ کو پاس پڑوس کے لوگ مشورہ دیتے:
 (A) اچھن کی شادی کا (B) تجارت کا (C) دوسری نوکری کا (D) دوسری شادی کا
- 52- اچھن نے اپنے باپ سے آرزو کی:
 (A) نئے کپڑوں کی (B) برتن کی (C) چائے کی (D) چراغ کی لو بڑھانے کی
- 53- اٹھواروں میں مٹی کا تیل ملتا تھا:
 (A) چھ پیسے کا (B) چار پیسے کا (C) دو پیسے کا (D) ایک پیسے کا
- 54- گلی کے نکڑ والے گھر کی منزلیں تھیں:
 (A) چار (B) تین (C) پانچ (D) دو
- 55- دو منزلہ گھر میں روشنی رہتی تھی:
 (A) لالٹینوں کی (B) چراغوں کی (C) بلبوں کی (D) موم بتیوں کی
- 56- سبق ”چراغ کی لو“ کا ماخذ ہے:
 (A) سب افسانے میرے (B) کپاس کا پھول (C) جاڑے کی چاندنی (D) آخری تحفہ
 (پورڈ 2017ء)
- 57- سبق ”چراغ کی لو“ کے مصنف کا کیا نام ہے:
 (A) غلام عباس (B) ہاجرہ مسرور (C) احمد ندیم قاسمی (D) خدیجہ مستور

58۔ ہاجرہ مسرور کی وفات ہوئی:

2020 (D) 2012 (C) 2010 (B) 2002 (A)

جوابات

B	-5	B	-4	B	-3	C	-2	A	-1
B	-10	A	-9	A	-8	B	-7	A	-6
B	-15	B	-14	A	-13	C	-12	A	-11
C	-20	C	-19	A	-18	D	-17	B	-16
D	-25	A	-24	A	-23	D	-22	A	-21
A	-30	C	-29	A	-28	D	-27	C	-26
D	-35	B	-34	A	-33	A	-32	B	-31
C	-40	A	-39	C	-38	B	-37	D	-36
A	-45	A	-44	B	-43	A	-42	C	-41
D	-50	A	-49	C	-48	D	-47	A	-46
A	-55	D	-54	C	-53	D	-52	A	-51
				C	-58	B	-57	A	-56